اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۸) مطبوعہ ۹ جولائی ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

رُوحانی زندگی کی خوراک

نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی کا ہر ایک روز خدا کے کلام کو غور سے پڑھنے اور خدا کے ساتھ ملاقات کرنے سے شروع کریں۔ یہہ روحانی زندگی اور تندرستی کا پکا نشان ہے۔ صبح اُٹھتے ہی ہمارے پہلے لمحے خدا کی پاک حضوری میں خرچ ہونے اور ہماری پہلی خواہشیں اُس کے حضور میں ظاہر کی جانی چاہئیں۔ روزمرہ کے کام کو فضل کے تخت سے شروع کرو اور شام کو وہیں ختم کرو بلکہ تمام دن ہر ایک کام میں اُس کی حضوری کو اپنے ساتھ محسوس کرو۔

ہم اُسی وقت تک سلامتی میں رہتے ہیں کہ جب تک اُس کے چہرے کی روشنی میں چلتے اور اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ خدا کے فضل کی مدد سے دعا مانگو کہ تم اُس پر ہمیشہ تکیہ کرنے کے لائق ہو سکو۔ جبکہ ہماری روحانی بھوک اچھی ہوتی ہے تو ہم روز بروز بڑھتے رہتے ہیں ہم کو ہر صبح روحانی اور جسمانی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے مگر ہم اکثر روحانی خوراک کو کھانا بھول جاتے ہیں اس لئے پطرس رسول کو یہہ کہنے کی ضرورت پڑی کہ "تم نوزاید بچوں کی طرح کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہو تاکہ اِس سے بڑھتے جاؤ" تم اپنی زندگی سے ثابت کرو کہ دل سے کلام کے مشتاق ہو اور کہ اُس کا مزہ تمکو میٹھا اور خوشگوار معلوم ہوتا ہے اور تم اس سے پرورش پاتے اور اس سے سیری حاصل کرتے ہو +

دَولت مَند کون ہے؟

وہ شخص جو اس بات کو دل سے یقین کرتا اور جانتا ہے کہ خدا اُسکا ہے کیسا دولتمند ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اُس سے بڑھکر دولتمند کون ہو سکتا ہے کہ جو یسعیاہ نبی کی مانند کہہ سکتا ہے کہ "اے خداوند تو میرا خدا ہے" دُنیا میں سب سے بڑے سے بڑے دولتمند کسی چیز کو بھی اپنا نہیں کہہ سکتے۔ ہر ایک دنیاوی چیز ایک نہ ایک روز اُن سے چھین لی جائیگی مگر وہ جس نے خدا کو اپنا کر لیا ہے وہ کبھی بھی اپنی اس بے بہا دولتمندی سے محروم نہیں ہو سکتا۔ ناظرین اگر تم یقین کے ساتھ یہہ نہیں کہہ سکتے کہ ابدی خدا تمہارا ہے تو تم ابھی تک مفلس اور کنگال ہو خواہ باقی ساری دنیا کی چیزیں بھی تمہارے پاس کیوں نہ موجود ہوں +

لوگوں کا فرض مسیحی مذہب کی نسبت

اکثر لوگ نام کے مسیحیوں کی خراب زندگی کو دیکھکر یا کسی نہ کسی طرح اُن سے ناراض ہو کر مسیحی مذہب سے متنفر ہو جاتے ہیں۔ یہہ اُن لوگوں کی بڑی غلطی ہے اُن کو واجب ہے کہ وہ مسیح کی زندگی کو انجیل میں غور کے ساتھ مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ یہہ لوگ جو مسیحی کہلاتے ہیں خود ہی مسیح کے مخالف ہیں یہہ مسیح کے گواہ نہیں ہو سکتے اور اسواسطے واجب نہیں ہے کہ مسیحی مذہب کی کسوٹی ایسے لوگوں کو سمجھا دے۔ انجیل کہ جس میں مسیح کی زندگی کا احوال موجود ہے نہایت سستی قریباً ہر ایک زبان میں آسانی سے مل سکتی ہے اس واسطے مناسب ہے کہ مسیحی مذہب کا اندازہ مسیح کی زندگی کا احوال پڑھ کر لگایا جاوے +

آریا سماج اور ہندوستان کے ہندو قحط زدہ یتیم

ہم کو آریہ اخباروں میں یہہ پڑھکر خوشی ہوتی ہے کہ آریا اپنے ہندو قحط زدہ یتیموں کو سنبھالنے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ اُنکی یہہ کوشش انسانی ہمدردی پر مبنی نہیں ہے بلکہ صرف اس لئے کہ اُن یتیموں کو عیسائیوں کے ہاتھوں میں پڑنے سے بچا دیں۔ یہی ہمدردی ہے قوم

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری۔ ایچ گولکناتھ صاحب
پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ پادری۔ پی سی اوپل صاحب } اسسٹنٹ ایڈیٹرز

سوامی ویکانند جھوٹوں کا بادشاہ

سوامی وویکانند جھوٹ بولنے میں سب پر سبقت لے گیا۔ اگر اسکو جھوٹوں کا بادشاہ نہ کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کی عورتیں خوش رہتی ہیں شاذ و نادر مرد و عورت میں جھگڑا ہوتا ہے۔ برعکس اس کے ریاستہائے متحدہ میں جہاں اول درجہ کی آزادی ہے مشکل ایک گھر اما ایسا ہوتا ہے کہ جہاں اتفاقی طور پر شوہر اور بیوی خوش نظر آتے ہوں لیکن ناخوش بیاہے ہوئے لوگوں کا شمار اس قدر ہو کہ بیان نہیں ہو سکتا ہے۔ جہاں جہاں جلسوں میں مجھے حاضر ہونیکا اتفاق ہوا یہی دیکھنے میں آیا کہ تین چوتھائی عورتوں نے اپنے شوہر اور بال بچوں کو گھر سے نکالدیا۔ انڈین سوشیل ریفارمر سوامی صاحب کو دندان شکن جواب دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ سوامی صاحب نے اس قدر خلاف واقع اور جھوٹی باتیں کہیں کیونکہ اس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ مغربی لوگوں کا پرانا خیال کہ مشرقی لوگ سچائی کا کچھ لحاظ نہیں کرتے تازہ ہو جائیگا۔ پروفیسر میکس مولر نے مشرقی لوگوں سے ہمدردی رکھنے کے سبب سے اس خیال کے رد کرنے کی کوشش کی تھی۔ کون اس بات کو قبول کریگا کہ جب سوامی جی امریکہ میں کسی جلسہ میں شامل ہوئے تو انہوں نے ہر جلسہ ایسے سوالات کئے ہوں کہ حاضرین میں سے کتنی لیڈی صاحبان نے اپنے شوہروں سے جھگڑا کر رکھا ہے اور اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا ہے۔ البتہ ہندوستان میں ایسی باتوں کے سننے پر لوگ تالیاں بجائینگے۔ کیونکہ بہت سے اہل ہنود ایسے ہیں کہ جنہوں نے یورپ اور امریکہ کو صرف سکول کے زمانہ میں نقشہ ہی میں دیکھا ہے اور اہل مغرب کی خاندانی زندگی کے مشاہدہ کرنے کا اُن کو موقع نہیں ملا۔ ایسے بے سمجھ لوگ ان باتوں کو بار بار کہکر دل میں خوش ہو سکتے ہیں جنہوں نے یورپ اور امریکہ کو کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہو۔ لیکن ساتھ ہی ہندوستان میں ایسی باتوں کا ایک نتیجہ اور بھی ہوگا۔ بالکل اَن پڑھ اور جاہل آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایسا کہنا کہ امریکہ میں شوہر بیوی محبت کے ساتھ زندگی بسر نہیں کرتے اول درجہ کا مبالغہ ہی نہیں بلکہ سراسر جھوٹ ہے اور نیز یہہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ بیانات کا باقی حصہ یعنی ہمالیہ سے راس کماری تک کسی گھر میں نااتفاقی نہیں ایسا ہی مبالغہ ہے۔ ہمارے خیال میں مناسب ہے کہ سوامی صاحب کو ایک تمغہ اس طرح کا دیا جاوے جسپر زرین حروف میں یہہ لکھا ہوا ہو۔ (جھوٹوں کا بادشاہ)

شعر

تیرے منہہ پر تجھکو لاکھوں میں بُرا کہنے کو میں ہوں
تجھ کو قاتل سرگروہ اشقیا کہنے کو میں ہوں

ڈوائمنڈ جوبلی کے دن چند واقعات ایسے ظہور میں آئے کہ جن سے خوشی کے بجائے غم پیدا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ بانیان واقعات کی خاص غرض یہہ تھی کہ جوبلی کی خوشی کو ناخوشی اور رنج سے مبدل کر دیا جاوے۔ پشاور میں مسٹر راس اور پونا میں مسٹر ایرسٹ اور رینڈ صاحبان قتل کئے گئے۔ البتہ رینڈ صاحب کچھ دیر تک جیتے رہے لیکن اب وہ بھی گذر گئے۔ ان باتوں سے لوگ مختلف نتیجے نکالتے ہیں بعضوں کا خیال ہے کہ یہہ صرف چند بدمعاشوں کا کام ہے بعضوں کا خیال ہے کہ سازش کی کارروائی ہے بعضوں کا خیال ہے کہ ہندو مسلمان سوسائٹی کا ایک بڑا حصہ اس فعل سے خوش ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ پونا میں لوگوں نے کچھ افسوس ظاہر نہیں کیا اور نہ قاتلوں کے پکڑنے میں مدد دی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ایک تعزیری پولس ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ اخراجات پر قایم کی گئی۔ پشاور کے لوگوں کی نسبت بہت اُمید نہیں کیجاتی کہ ایسے واقعہ پر افسوس کریں کیونکہ پٹھانوں کی سیرچشمی مشہور ہے لیکن ہمارے خیال میں چاہے سازش کی گئی ہو اور چاہے گورنمنٹ کی نسبت لوگ بدگمان بھی کیوں نہ ہوں تاہم عام لوگ ایسے کام کی تائید نہیں کرتے اور نہ اس سے خوش ہیں انگریزوں کو ان واقعات سے ایک سبق ملا اور اُمید ہے کہ آئیندہ وہ اس سبق پر غور کرینگے۔ بدمعاشوں نے اس جرم سے اپنے ملک کا نقصان کر لیا جتنے اس قسم کے واقعات ہونگے اتنا ہی لوکل سلف گورنمنٹ کا نقصان ہوگا۔ گورنمنٹ کا زور بازو بہت زیادہ ہے۔ خزانہ میں انتقام کے بیشمار سامان موجود ہیں۔ اگر بازو ہلکا کرنے سے قتل اور خون شروع ہو گیا ہے تو سرکار اپنے بازو کو بھاری کریگی۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جس طرح بھونچال نے کلکتہ اور آسام کے لوگوں کو حیران کیا اسی طرح ان واقعات سے انگریز حیران ہو گئے اور سوچنے لگے کہ ہمارے پاؤں کے نیچے کیا کیا زلزلے ہونگے لیکن فرق اتنا ہے کہ زلزلہ کو انسان روک نہیں سکتا لیکن قاتلوں یا معاونوں اور نمک حراموں کا بنایا ہوا زلزلہ رک سکتا ہے۔

پیاسے کی سیری

عیسیٰ نے کھڑے ہوکر زور سے کہا کہ جو کوئی پیاسا ہو وہ میرے پاس آوے اور سیر ہو۔ (یوحنا ۷: ۳۷)

ایک چھوٹا لڑکا اپنے باپ کے ساتھ ایک ریگستان کے ملک میں سفر کرتا ہوا جا رہا تھا جہاں پانی ملنا مشکل تھا۔ وہ دونوں پیاسے تھے کیونکہ گرمی کی شدت کی بابت بار بار پانی کے لئے پکارا۔ رات کے وقت جب وہ ایک گھر میں پہنچے اور ان کی خاطر ہوئی تو انہیں ٹھنڈے پانی سے بڑھکر کوئی شے معلوم نہ ہوئی۔ دوسرے روز جب وہ دونوں گرجے میں گئے تو پادری کو یہہ پڑھتے سُنا کہ جو کوئی پیاسا ہو وہ میرے پاس آوے اور سیر ہو لڑکے رابرٹ نے یہہ سنکر باپ کے کان میں آہستہ سے کہا کہ بابا یہہ بات ہمارے کام کی ہے۔ یہ کیا اچھا ہوتا اگر کل یہہ بات ہمیں معلوم ہوتی۔



قیدی روحیں ۶

گذشتہ سال میں پاک کلام کے اُس مقام کا ذکر کیا گیا تھا جہاں کہ خداوند مسیح کا قیدی روحوں کو منادی کرنے کا ذکر پایا جاتا ہے اور اُس وقت یہہ دکھلایا گیا تھا کہ اس مقام کی تفسیر کرنے میں کس قدر مشکلات ہیں اور مفسرین کی کسقدر مختلف رائیں ہیں۔ یہہ بات بدیہی ہے کہ کسی کلام کی تفسیر کرنے کے وقت اسبات کا دریافت کرنا ضروری ہے کہ فلاں اصطلاح کی نسبت اُس وقت کے لوگوں کا عام خیال کیا ہے کیونکہ ایسی تحقیقات کئے بغیر الفاظ کے بامحاورہ معنی دریافت نہیں ہوتے چنانچہ اب اس مقام کی تفسیر کرنے میں دریافت کرنا چاہئے کہ عالم ارواح کی نسبت یہودیوں کا کیا خیال تھا۔ اکثر مفسرین اس زمانہ میں اسبات کے منتظر ہیں کہ یہودیوں کی کتابوں سے ایسے حوالہ جات ملجائیں جس سے یہہ ثابت ہوجائے کہ پطرس نے قیدی روحوں کو کن معنوں میں استعمال کئے اور سامعین نے ان الفاظ سے کیا معنی سمجھے اور کیا مراد لی۔ ابھی تک اس امر میں کامل روشنی نہیں ہوئی لیکن کچھ نہ کچھ دریافت کیا گیا ہے جو غور طلب ہے۔ گذشتہ سال تفسیر کرکے اور دونوں طرف کی مشکلوں کا مقابلہ کرکے ہمنے یہہ رائے زیادہ پسند کی کہ خداوند مسیح نے نوح کے زمانہ میں ان روحوں کو منادی کی جو پیچھے قید ہوگئیں۔ اب ناظرین ذرا غور کرکے دیکھیں کہ اگر یہودیوں میں قیدی روحوں کی مراد اُن سے تھی جو ہمیشہ کے واسطے سزا کی حالت میں ڈالی گئیں تو ہماری تفسیر درست ثابت ہوتی ہے اور وہ دوسرا خیال کہ خداوند مسیح عالم ارواح میں گنہگار اور نافرمانبردار روحوں کے پاس گیا اور اُن کو فضل کی منادی کی کہ اگر مجھ پر ایمان لاؤ تو نجات پاؤگے غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ جس حالت میں قیدی روحوں کی بامحاورہ مراد اُن سے ہے جو نکل نہیں سکتیں تو خداوند مسیح کے اُن کے پاس جانے کا خیال ہوسکتا ہے اور نہ ناظرین ایسا سمجھ سکتے ہیں۔ پادری ایس ڈی۔ الف

سالمنڈ ڈی ڈی نے ایک کتاب موسوم بہ بقا تصنیف کی ہے اور وہ ہماری نظر سے گذری۔ اُس میں چند حوالے یہودیوں کی کتابوں سے پائے جاتے ہیں جو کہ اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔ چنانچہ ہم اُن کا حوالہ دیتے ہیں۔ جوزیفس یہودیوں کا مورخ فریسیوں کی تعلیم کی نسبت بیان کرتا ہے کہ روحوں میں ابدی طاقت ہے اور جنہوں نے اپنی زندگی میں نیکی یا بدی کی ہے اُن کے واسطے زمین کے نیچے جزا اور سزا تیار ہے موخر الذکر روحوں کے لئے ہمیشہ کی قید مقرر ہے اور مقدم الذکر روحوں کے واسطے پھر زندہ ہونے کا امکان ہے جوڈ نہ ۲: ۱۴۔ اس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ یعنے پہلی صدی میں قیدی روحوں کے الفاظ مروج تھے اور ہر شخص دریافت کرسکتا ہے کہ اس حوالہ سے اُس کا کیا مطلب تھا۔ جوزیفس اُسی کتاب کے اُسی باب میں ذکر کرتا ہے کہ جو شریر ہیں وہ ابدی سزا میں گرفتار رہینگے۔ اسی طرح یہودیوں کی اور کتابیں شہادت دیتی ہیں مثلاً ازدراس کی چوتھی کتاب میں یہہ بیان پایا جاتا ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے احکام کو حقیر جانتے ہیں اُن کی روحیں ہمیشہ تک عذاب میں بلکہ سات قسم کے دُکھ اور تکلیف میں رہینگی۔ سلیمان کی زبوروں میں لکھا ہے کہ گنہگاروں کی میراث ہلاکت اور تاریکی ہے اور اُن کی بُرائیاں اُن کو دوزخ میں لیجا کر چھوڑینگی۔ حنوک کی کتاب میں لکھا ہے کہ بیدینوں کے واسطے ابدی لعنت ہے اور آخری دن منکروں کے لئے انصاف سزا اور تکلیف کا دن ہوگا جو ہمیشہ تک رہیگا اور اُسی کتاب میں میکائیل کو حکم دیا جاتا ہے کہ سمجازا اور اُس کے ساتھیوں کو بتادے کہ عدالت کے دن گنہگاروں کو آگ کی خندق کے پاس لیجائینگے جہاں ہمیشہ قید اور عذاب میں رکھے جائینگے۔ اُن کے حق میں جنہوں نے آسمان کو چھوڑا لکھا ہوا ہے کہ وہ ابد تک منت کرتے رہینگے لیکن رحم اور سلامتی اُن کو حاصل نہوگی۔ اس قسم کے اور بہتیرے حوالے ہیں کہ لوگوں میں یہہ تعلیم مانی جاتی تھی کہ جہنم میں غیر قوموں کے شریروں اور اسرائیل کے نافرمانبرداروں کو ابدی سزا مقرر تھی۔ ہم ان سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جب پطرس نے عیسائیوں کے پاس خط لکھنے میں قیدی روحوں کا ذکر کیا تو نہ اُس کا اپنا خیال تھا کہ خداوند مسیح نے ایسوں کو اُن کی موت کے بعد دوبارہ بُلایا اور نہ اُس کے دل میں یہہ خیال گذرا کہ ناظرین ایسا سمجھیں گے۔ بلکہ جیسا ہم نے پہلے ذکر کیا اُس نے اُن کو یوں تسلی دی کہ جس طرح خداوند مسیح نے اُن کے واسطے دُکھ سہا اور مجسم ہونے سے پہلے نوح کے زمانہ کے نافرمانبردار لوگوں سے جو پیچھے اپنی سزا میں آگئے ایکسو بیس برس تک صبر کیا اور آخر کار آسمان پر سرفراز ہوا اسی طرح تمہارے لئے مناسب ہے کہ بھلا کرکے دُکھ پاؤ اور ہر ایک آزمایش اور تکلیف میں صبر کرو کیونکہ جو تم کو دق کرتے ہیں سزا پائینگے اور تم مسیح کے ساتھ سرفراز ہوگے۔ اس طرح سے اگر ہم اس مقام کی تفسیر کریں تو اُس زمانہ کے لوگوں کے واسطے مفید معلوم ہوتا ہے اور ہمارے لئے بھی لیکن دوسری تفسیر سے اُس بات پر زور دیا جاتا ہے جس پر زور نہیں ہے اور ایسی تعلیم پھیلائی جاتی ہے جو کہ اس زمانہ کے محاورہ کے موافق اور مطابق نہیں ہے +

کلکتہ میں فساد

کلکتہ میں مسلمانوں نے ایک افسوسناک بلوا کیا۔ ایک ہندو مالک مکان نے ایک مکان گرادیا تھا مگر مسلمانوں نے اس پر ہجوم کیا اور دعویٰ کیا کہ یہہ مسجد تھی۔ آناً فاناً یہہ گرایا ہوا مکان ۴۰۰ معماروں نے پھر کھڑا کردیا اور تقریباً ۳۰۰۰ مسلمان لٹھ بند اُس کی حفاظت میں رہے۔ رات کے بارہ بجے سے پیشتر مفسد شمار اور بھی بڑھ گیا۔ اندیشہ فساد کا بڑھ گیا۔ پولیس کمشنر نے آنکر اور فوج بھی طلب کی۔ اُنہوں نے بہت سمجھایا مگر مفسد باز نہ آئے۔ اُن کو چند منٹ کی مہلت دی مگر بجائے ہٹنے کے اُنہوں نے پولیس پر خوب پتھر چلائے جو سپرنٹنڈنٹ اور انسپکٹر پولیس کو بھی لگیں اور ۲۰ یا ۳۰ سپاہی زخمی بھی ہوئے۔ جب وہ نہ ہٹے تو بندوق کی باڑھ چلائی گئی اور وہ بھاگ نکلے۔ مکان جو بنایا ہوا گرادیا گیا اور مالک مکان کو زمین دیدی۔ سرکردہ پکڑے گئے ہیں +

نامہ نگار

مراسلات

آزمایش خداوند مسیح

متی ۴ : ۱-۱۱

خط بنام عبرانیوں ۴ : ۱۵ میں پولوس رسول تشبیل فرماتا ہے کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری سستیوں میں ہمدرد نہو سکے بلکہ ایسا جو ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا پر اُس نے گناہ نہ کیا ۔الخ

۹-مئی ۱۸۹۷ء ۸ بجے صبح کو آزمایش خداوند مسیح پر بست سکول واقع مشن سکول قائم گنج ضلع فرخ آباد میں مندرجہ ذیل درس سنایا گیا۔ رفاہ عام خصوصاً ناظرین نورافشاں کے فائدہ کی غرض سے بجنسہٖ پیش کیا جاتا ہے ع گر قبول اُفتد زہے عز و شرف +

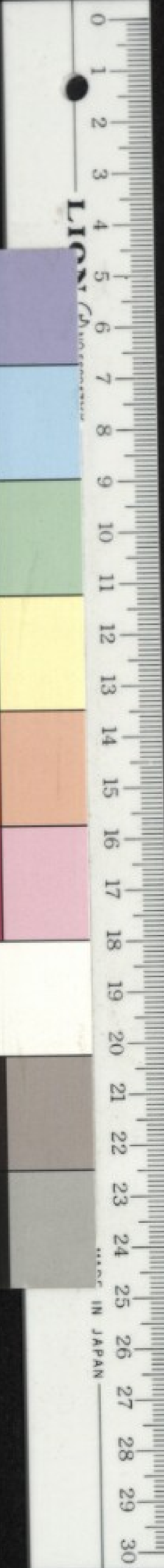
حاضرین! آج کل اس بات پر بہت زور دیا جاتا ہے کہ گذشتہ بزرگان کی سوانح عمری جابجا سے تلاش کر کے نوجوان طالب علموں کو پڑھائی جائیں تاکہ اُس کے مطالعہ سے اُن کو ہر طرح کا فائدہ حاصل ہو اور جس کی علت غائی یہہ ہے کہ موجودہ نسل اُنہیں بزرگوں کے سانچے میں ڈھل کر اپنے ہم عصروں کے واسطے ایک عمدہ نمونہ ٹھہریں اور ہم نے بھی چند اشخاص کی سوانح عمریاں دیکھیں ہمارا اتفاق ہے کہ بہ نسبت اور بیہودہ قصہ جات مثل الف لیلہ و فسانۂ عجائب اندر سبھا کے جن سے طلبا کے دلوں پر بُرا نقش پیدا ہوتا ہے سقراط بقراط افلاطون ارسطو سکندر اعظم کیشب چندر سین راجہ رام موہن رائے شیخ سعدی وغیرہ کی سوانح عمریاں ہزارہا ہزار درجہ افضل و اعلیٰ اور سودمند ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اگرچہ عام رواج سوانح عمریوں کے مطالعہ کا رہا تو ملک میں بہت کچھ کایا پلٹ ہونے کی اُمید ہے۔ پر ظاہر ہے کہ ان کاغذی تصویرات سے اصلی فائدہ حاصل ہونا بعید از قیاس ہے جیسا کسی اُردو شاعر نے کہا ہے ؎ ہم ہیں مشتاق سخن اور اس میں گویائی نہیں ٭ اس لئے تصویر جاناں ہم نے کھچوائی نہیں۔ اور پھر ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر زمانہ کے ہاتھ نے کوئی بھی ایسی سوانح عمری کی زندہ اور بولتی ہوئی تصویر ہمارے ہاتھوں میں ندی ہوتی تو لازم ہی تھا کہ کاغذی ناؤ پر سوار ہو کر زندگی کے دریائے ذخار کے عبور کرنے کے لئے جرأت نکرتے جیسا کہ نہایت مشہور شاعر شیخ سعدی نے فرمایا ہے ؎ کس نیاید بزیر سایۂ بوم + ور ہما از جہاں شود معدوم + لیکن صانع قدرت کی قلم نے مرقع دہر میں وہ تصویر بھی کھینچی ہے جو بزبان حال یہہ مطلع کسی اُستاد کا سناتی ہے ؎

قلم مانی و بہزاد کہے واہ رے میں ٭ ٭

اور تصویر یہہ بول اُٹھے کہ اللہ رے میں ٭

خلاصہ مطلب یوں ہے کہ تمام بزرگوں کی سوانح عمریاں جو ہمارے مطالعہ کے لئے ہمیں دیجاتی ہیں اُن میں ہے تو صرف یہہ کہ فلاں بزرگ نے اپنی زندگی دنیا میں اس طرح بسر کی یا فلاں بزرگ فلاں خاندان سے پیدا ہوا۔ یا فلاں شخص جو شروع میں کچھ نہ تھا اپنی ذہانت اور لیاقت سے سب کچھ ہو گیا مثلاً راجہ رنجیت سنگہ والئے لاہور اور نپولین بوناپارٹ شہنشاہ فرانس اب خیال کیجئے کہ وہ موقع ہمارے لئے کبھی دستیاب نہیں ہو سکتے کہ ہم بھی راجہ یا شہنشاہ بن سکیں۔ یا شیخ سعدی کی شاعرانہ لیاقت اور استعداد علیٰ ہذا القیاس خیال فرمایئے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب سے انسان گناہ کر کے اصلی صداقت سے جاتا رہا ضمیر میں دھندلا پن آگیا کل حواس میں کمزوری آگئی ہم مان لیتے ہیں کہ باوجود اس ناگفتہ بہ حالت کے آدمی پھر بھی اوپر کو اوچکنا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو بڑھائے اور درخت حیات سے لے اور کھائے گر بغیر قدرت کے دست مبارک سے کون ساعد ہمیں پہنچ کر سکتا ہے۔ انسانی گری ہوئی موجودہ حالت کی ٹھیک مثال اُس شخص سے ہے جو کہ دلدل میں پھنسا ہو یا وہ اُس حریص مکھی کی مانند ہے جس نے شہد کی ہوس میں ہمہ تن اپنے آپ کو شہد میں غرق کر دیا اب جس قدر نکلنے کی خواہش کی جاتی ہے اُسی قدر زیادہ دھنساؤ اور پھنساؤ ہوتا ہے یہی حال اُن نوجوان طالب علموں کا ہے جو بزرگوں کی سوانح عمریاں پڑھتے جاتے مگر اصلی فائدہ سے محروم رہتے ہیں ان کتابوں کے پڑھنے سے نہ دل پھر ایا جاتا ہے اور نہ عادت تبدیل ہوتی اور نہ مزاج میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نظر آتا ہے۔ اور اُس کا سبب یہہ نہیں ہے کہ مصنفوں نے اُن سوانح عمریوں کے لکھنے میں کسی عنوان کو کوتاہ قلمی کے یا مضمون آرائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہے نہیں نہیں بلکہ جہاں تک ہوسکا اصلی مادہ کو گیلا کر کے موجودہ مغربی سانچے میں ڈھال کر عجیب و غریب صورت نہایت خوبصورت سامنے کھڑی کر دی ہے۔ مگر حقیقی نقص یا اور واقعی کمتائی ہے سو یہہ ہے کہ اُن میں سے کوئی جن کا حال تحریر کیا گیا ہے یہہ بات ہم کو نہیں سُناتے کہ او تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤگے متی ۱۱ : ۲۸ و ۲۹

راقمان انجیل اس مسیح کامل انسان کو بیابان میں شیطان سے آزمایا جاتا ہوا ہمیں دکھلاتے ہیں کہ اپنی خدمت کے شروع کرتے ہی وہ یوحنا اصطباغی سے بپتسمہ پاکر روح کی ہدایت سے بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اُسے آزمائے سو خدا جس نے ایوب سے صادق کو آزمایش کے لئے شیطان کے حوالہ کیا وہ منصف اور عادل ہو کر اپنے ہی بیٹے کو کب چھوڑ دیتا کہ شیطان اُسے اپنا اطمینان نکر لے اور ضرور تھا کہ شیطان جو برائی کا بانی مبانی ہے اُسے آزمائے کیونکہ کسی فن میں آزمایش کرنا اُسی کا کام ہے جو اس فن میں خود مہارت کامل رکھتا ہے مثلاً فوج میں بھرتی ہونے کے واسطے جوان کو ڈاکٹر آزماتا ہے کیونکہ وہ جسم انسانی کے رگ و ریشے سے واقف ہے نوجوان طالب علم کا امتحان ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم لیتا ہے کیونکہ وہ اُن تمام مضامین سے واقف ہے جو کورس میں شامل ہیں تمام عمارات اور تعمیرات کی جانچ اور پڑتال انجنیر ہی کر سکتا ہے پس ضرور تھا کہ ابن اللہ کے سارے نقایص کی جانچ خود شیطان ہی کرے اور یہہ جانچ کسی دیوتا پیغمبر رشی منی وغیرہ کی کبھی نہیں ہوئی یہہ سب خود رو درختوں کی مانند آپ ہی نجات



دہندہ بن بیٹھے اور اسی سبب سے ذرا ذرا سی آزمائشوں میں پھسل پڑے لکھا ہے کہ خداوند یسوع مسیح چالیس رات دن جب روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکا ہوا کیونکہ انسان تھا اُسی وقت گویا موقعہ پا کر دات شیطان آموجود ہوا اور جب موقعہ یہہ امتحان پیش کیا کہ تو جو خدا کا بیٹا ہے (سرود بستان یاد دہانیدن) ان پتھروں کو کہہ کہ روٹی بن جاویں - ناظرین ذرا چھاتی پر ہاتھ رکھ کر دیکھئے کہ اگر آپ چالیس رات دن کے بھوکے ہوتے اور آپ میں یہہ طاقت بھی موجود ہوتی جو یسوع مسیح میں تھی کہ پتھر روٹی بن جاتا ہے تو آپ اسی وقت کیا کرتے میں عرض کرتا ہوں کہ شیطان کا حکم فوراً بجالاتے اور پتھروں کی روٹیاں بنا کر کھاتے اور جان بچانا فرض کہکر حیلہ حوالے لگاتے مگر یہہ اُسی کامل انسان کا کام تھا جس نے ایسے نازک اور تنگ وقت میں شیطان کا منہہ بند کیا اور اپنی طاقت کو ناجائز طور پر استعمال میں نہیں لایا اور ایک عجیب بھید کی بات ظاہر کی کہ انسان صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہہ سے نکلتی ہے جیتا ہے - اس میں ہمارے اور آپ کے واسطے یہہ نصیحت ہے کہ مر ہی کیوں نہ جائیں مگر ناجائز وسائل سے روزی ہم نہ پیدا کریں یہہ سمجھکر کہ زندگی خدا کے کلام میں ہے نہ صرف طعام میں جس کی طمع میں اگر ہیں بہتیرے عیسو کی مانند دنیا کے واسطے بے ایمان ہو کر پہلوٹھے پن کا حق بیچ ڈالتے ہیں پھر شیطان اُسے ہیکل کے کنگورے پر لیجا کر ایک دوسرا امتحان درپیش لایا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو فرمائیگا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اُٹھا لینگے - آہ افسوس انسان نادان پر کہ ذرا ذرا سی بات میں خدا کو آزمانے لگتا ہے تقدیر کے فقیر اللہ دین ہی راگ الاپا کرتے ہیں کہ جو کچھ قسمت میں ہے ضرور ہوگا چلنی میں دودھ دوہیں کرموں کو دوش دیں مسلمانوں کا حافظ نامی شاعر اسی تکیہ پر کہتا ہے کہ ~ درین دریائے بے پایاں درین طوفان موج افزا ٭ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیٰہا - ان نادانوں کو چاہئے کہ خدا کے بیٹے سے سیکھیں کہ دیکھو فرماتا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما - پھر شیطان کا

مغالطہ یہ تھا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے کو نیچے گرا دے - ہاں ہاں وہ خدا کا بیٹا ہے گر وہ اپنے کو نیچے گرا دے تو لنگور کا بیٹا ہو کامل انسان نے اُس کے ناطقہ کو عجیب تحقیقی جواب سے لاجواب کیا ایسا کہ تمام سیروان شیطان کا دندان شکن جواب ہو گیا - بعدہ شیطان نے اُسے دنیا کی حکومتیں اور شان و شوکت دکھا کر کہا کہ اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے تو یہہ سب کچھ تجھے دونگا - اب ناظرین اخبار بصد انصاف فرمائیں کہ جب انسان دو آنہ کی کچوریوں کے لالچ میں حلف اُٹھانے کو موجود ہو جاتے ہیں یا کسی اور دنیوی طمع سے مُردوں شہیدوں برہمنوں کو سجدہ اور ڈنڈوت کرتے ہیں اگر یہہ سب کے سب اُس وقت موجود ہوتے اور شیطان اُن سے وعدہ کرتا کہ میں تمہیں یہہ سب کچھ نہیں بلکہ بقول شخصے سُکرو کی چوتھائی بھی دونگا مجھے گر کے سجدہ کرو تو کیا یقیناً سب کے سب اوندھے منہہ نہ گرتے خاصکر ہندوستان کے سب بُت پرست اور گور پرست اور مُردہ پرست اور پیر پرست یہہ تو شیطان کے سامنے نٹوں کی صورت قلابازیاں کھاتے مگر ابن اللہ عزت میں آگیا اور اگرچہ وہ پہلی آزمائشوں کو صبر سے برداشت کر کے رفع کرتا رہا مگر اب برداشت نہیں کرتا اور فوراً کہتا ہے کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اُسی اکیلے کی بندگی بجالا - یہی مسیح خداوند کی ۳۳ برس کی کل آزمائشوں میں سے پہلی آزمائش یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند کی زندگی کا ہر ایک لمحہ آزمائش تھا ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ یہی شیطان اُس کی خدمت کے آخر میں پطرس میں ہو کر بولا جب کہ ابن اللہ اپنی موت کی بابت شاگردوں سے بات چیت کر رہا تھا کہ ضرور ہے کہ میں یروشلم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے بہت دکھ اُٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جی اُٹھوں - تب پطرس اُسے کنارے لے گیا اور جھنجھلا کر کہنے لگا کہ اے خداوند تیری سلامتی ہو یہہ تجھے کبھی نہ ہوگا - پر اُس نے پھر کے پطرس سے کہا کہ اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو - کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ انسان کی باتوں کا خیال کرتا ہے متی ۱۶ / ۲۱ و ۲۳ تک ضرور جو کچھ پطرس نے کہا محبت انسانی کا تقاضا یہی ہے مگر مرضی الٰہی وہ ہے جس کی تابعداری میں ابن اللہ نے اپنی جان تک دیا جانا دریغ نہ سمجھا -

حاصلِ کلام

اگر خداوند کی زندگی کا حال پڑھکر نوجوان طلبا دل میں یہہ خیال کر سکتے ہیں کہ ممکن ہے کہ نپولین بوناپارٹ عام آدمی ہو کر بھی شہنشاہ بن سکتا ہے اور ممکن ہے کہ عرب کا پیغمبر اپنے ہم خیال جمعیت فراہم کر کے محمدی سلطنت کا سکہ چار دانگ عالم میں بجا سکتا ہے اور ممکن ہے کہ سقراط اپنی تعلیم پر اپنی جان فدا کر سکتا ہے - مگر یہہ یسوع مسیح کو ان نیز راقمان انجیل کے اپنے دماغی خیالات میں جو محصول کی چوکی پر بیٹھے ہوئے گھڑ لئے ہونگے مگر اُس وہم سے یہہ بعید از فہم واقعہ گھٹائے نہیں اُٹھ سکتا کیونکہ کوئی انسان نئے تصورات جن سے کہ اُس کو کبھی مس نہیں ہوا پیدا نہیں کر سکتا اور خداوند کی اُس آزمائش میں کوئی بات غیر ممکن الحصول نظر نہیں آتی البتہ یہہ کامل نمونہ ہے جس میں کسی طرح کا نقص نہیں ہے اور نمونہ جتنا کامل اور عمدہ ہوگا اُسی قدر اُس کی تقلید میں عمدگی بھی ہوگی پس اس آزمائش کے واقعات کو جھٹلانے کے واسطے ہمارے نوجوان طلبا کے پاس کوئی علمی یا عقلی حجت موجود نہیں ہے اور وہ اس شکل متساوی الاضلاع شکل کو صرف ایک ہی کنجی سے حل کر سکتے ہیں کہ یسوع کامل انسان کے ساتھ خدا تھا اور اُس کی پیدائش سے پہلے یسعیاہ پیغمبر نے پیشینگوئی کر کے فرمایا کہ اُس کا نام عمانوایل رکھینگے جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ضرور مسیح میں الوہیت تھی جس نے اُسے طاقت بخشی کہ پوری کامیابی حاصل کر کے دنیا کی نجات کا موجب خدا باپ سے حاصل کرے اور ہم اور آپ بھی اگر خدا کے بیٹے کے ساتھ ساتھ ہوں تو ہر آزمائش میں کامیاب ہونگے جیسا لکھا ہے کہ بلکہ ہم ان سب چیزوں میں اُس کے وسیلے جس نے ہم سے محبت کی ہر غالب ہیں - رومی ۸ / ۳۷ کاشکہ خدا کا بیٹا ہمارے اور تمہارے ہمیشہ ساتھ رہے آمین -

راقم
کیدار ناتھ مقام گنج ضلع فرخ آباد

ہندوستان میں کال ٭

آج میں "گوسپل ٹرمپٹ" اخبار جو شکاگو امریکہ میں شایع ہوتا ہے پڑھ رہی تھی۔ اور جب اِس آرٹیکل کو جس کی سرخی "ہندوستان میں کال" ہے پڑھ چکی میری طبیعت کا عجب حال تھا۔ میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور میں نے کہا ہو نہو میں فوراً اُسکا ترجمہ کرکے "نورافشان" اخبار میں بھیجونگی۔ تاکہ دیگر صاحب جن کی کال نے قدم بوسی نہیں کی ہے اُن کا جی کچھ نرم ہووے اور وے اپنے اُن بھایوں کی مدد کریں جہاں تک وے کر سکتے ہیں ٭

— مِس مارگیرٹ ڈبلیو ای ٹیچ آف سیلون کا ایڈریس انڈیا فیمین ریلیف میٹنگ شکاگو کا ترجمہ از انگریزی ٭

عزیز دوستو میں دُنیا کے دوسرے کنارے سے آپکے بھائیوں اور بہنوں کا التفاتہ سلام لائی ہوں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ یہ درست ہے کہ ہندوستان کے لوگ ہمارے بھائی و بہن ہیں۔ کیونکہ ہم جو اس دُنیا میں سکونت کرتے ہیں۔ اِس طرح ہیں جیسا کہ ہم ایک بڑے وسیع مکان میں رہتے ہیں۔ اِس مکان کی فرش یہہ سبز گھاس ہے اور اِس مکان کی چھت یہہ نیلا آسمان اور چمکدار کواکب ہیں۔ اور اِس مکان کا والد خدا ہے۔ کیا ہمارا ایک باپ نہیں ہے؟ اور اِس لئے کیا ہم بھائی بہن نہیں ہیں؟ شاید آپ لوگوں کو ہندوستان کا حال اچھی طرح معلوم ہو سکیگا۔ جب میں ایک سیتی گیت۔ ہندوستان کی ایک زبان میں گاؤں آج رات ہندوستان کے ہزاروں گھروں میں ماں و باپ اپنے دلوں و آوازوں کو خدا کی طرف رجوع کرتے ہوونگے اور اُس سے کہتے ہوونگے۔ کہ اے خدا ہم پر اور ہماری سرزمین پر رحم کر۔ ہمارے دوسرے بھائی اور بہنوں کے دلوں کو اُبھار۔ کہ وے ہماری مدد کریں۔ اِن لوگوں کے نعرے میں اپنے ساتھ یہاں لائی ہوں۔ آپ لوگوں نے سُنا ہوگا کہ گورنمنٹ نے شمار کیا ہے ...... ۸ آٹھ کروڑ آدمی ہیں۔ جو کال شدہ ضلعوں میں ہیں۔ کال اسقدر بڑھ گیا ہے کہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر ہر ایک ضلع میں ایک فیمن ریلیف مقرر کیا ہے اور اِس وقت .... ۲۵ آدمی گورنمنٹ سے مدد پا رہے ہیں اور اُنکی تعداد گورنمنٹ سے بطور مدد کے کام پاتے ہیں ہفتہ وار .... ۲۵ اور دو ماہ تک برابر بڑھتی چلی جائیگی۔ اور انگلستان نے جو چندہ کیا ہے ...... ۲ ڈوالرس سے زیادہ ہے اور سرکار انگلشیہ اور انگریزوں نے جو کیا ہے۔ اُنکی حاجتوں کو پورا کرنے کے واسطے بہت کم ہے۔ اور جب تک کہ غیر خواہ اور بیسی قومیں اُنکی مدد کیواسطے نہ اُٹھیں یہہ قیاس کیا گیا ہے۔ کہ اِس سال کے اختتام سے پیشتر ...... ۱ دس کروڑ آدمی مرجاوینگے۔ اور قیاساً روزمرہ .... ۲ آدمی مرتے ہیں اور جب سے ہم اِس عمارت میں میٹنگ کیواسطے جمع ہوئے ہیں۔ اِس میں کچھ شک نہیں ہے کہ ہندوستان میں سینکڑوں آدمی بھوک سے مر گئے ہیں وے ہر ایک قصبہ میں مرتے جاتے ہیں۔ وے سڑکوں اور شہروں کی گلیوں کے کنارے مرتے جاتے ہیں بے خانہ نا اُمید بے پناہ ہیں۔ ایک مشنری صاحب کال شدہ ضلع سے یوں لکھتے ہیں "اِس مقام کے نزدیک شہر اُن آدمیوں کی ہڈیوں سے جو کال سے مر گئے ہیں سفید ہو رہا ہے"

ہزاروں بے مدد پڑے ہوئے ہیں جب تک باہر سے اُن کی مدد نہ کیجاوے۔ یہہ مصیبت زدہ لوگ ہمارے نزدیک ہیں۔ وہ نقدی جو اِس مُلک میں دیجاویگی۔ چند گھنٹوں کے بعد فوراً ہندوستان میں بھیجی جاوے اور ۴۸ گھنٹے سے پیشتر اِس نقدی سے اُن کے واسطے جو محتاج ہیں غذا خرید کر اُنکے ہاتھوں میں رکھی جاویگی۔ مختلف کال شدہ ضلعوں میں ..... ۴۰۰ چار سو امریکن مشنری ہیں۔ جو کہ خوب تعلیم یافتہ ہیں اور اُنکی زبانوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ یہہ مشنری ہماری اِس سخاوت کو لینے کیواسطے مستعد کھڑے ہیں۔ ابھی تک ..... ۲۰۰ ڈوالرس جمع کرکے اُن چار سو مشنریوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ آپس میں صلاح و مشورہ کرکے اُن کال زدوں کی مدد کریں۔ وے مشنری بدھوں اور بیماروں کو مفت پال رہے ہیں۔ وے ہزاروں چھوٹے چھوٹے بچوں کو جمع کر کرکے اپنے اپنے گھروں و یتیم خانوں میں پال رہے ہیں۔ وہاں چند لیڈی مشنریوں نے اپنے گھروں میں دو سو بچوں کو لیا ہے اور خود اپنے ہاتھوں سے اُنکو دوا دیتیں اور کھلاتیں ہیں۔ یہہ مشنری بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ایک سال کا بہادرانہ کام اِس وقت میں دیگر ایام کے دس برسوں سے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ جو ہندوستان میں کیا جاوے ٭

یہہ دلاور مشنری جنگ کی اول قطار پر کھڑے ہوئے ہیں۔ کال۔ بخار اور نا اُمیدی سے جنگ کر رہے ہیں اور اپنی آرزو کی آنکھوں کو ہماری طرف اُٹھا کر یوں چلا رہے ہیں "مدد! خدا کی محبت کیواسطے ہماری مدد کرو۔" تم اُن کو کیا جواب دوگے کیا تم یہہ کہوگے؟ بڑھے چلو اہل امریکہ تمہارے پیچھے کھڑے ہونگے غلہ اور نقدی بہتات سے تمہیں روانہ کیا جاویگا؟ کیا اِس تعلیم کی خوشخبری تم اُنکو دوگے؟ اور کیا تم یہہ کہوگے؟ بس کرو امریکہ اِسوقت مدد کیواسطے بہت غریب ہے۔ اور اِس قسم کا بزدل پیغام تم اُن چار سو مشنریوں کے پاس بھیجوگے؟ اہل امریکہ بخوبی مدد کر سکتے ہیں۔ یہہ غریبی کا مارا ہوا مُلک نہیں ہے اِس مُلک کے لوگوں نے گذشتہ سال اِسقدر روپیہ خرچ کیا ہے ...... ۲۲ ڈوالرس چیونگ گم اور ...... ۱۵ ڈوالرس تماشوں پر اور ...... ۸ ڈوالرس جواہرات پر اور ...... ۸ ڈوالرس تمباکو پر اور ...... ۲۰۰ شراب پر۔ خدا نے ہم کو اِس قدر دیا ہے۔ کیا وہ یہہ نہیں کہتا ہے کہ تُم کے ساتھ شریک ہو جو محتاج ہیں مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ مغرب کی طرف جہاں غلہ بہتات سے ہوتا ہے۔ دہقانوں کے گھلوانوں میں گذشتہ سال کا غلہ اور اُس سے گذرے سال کا غلہ اور تین سال کا غلہ موجود ہے۔ اور بعض مقاموں میں غلہ فی بُشل دس سینٹ کے حساب بھیجا جاتا ہے۔ دس سینٹ اور ڈولر امریکہ کے سکے ہیں اور وے غلہ کو لکڑیوں کی جگہہ جلاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں۔ میرے خیال ہندوستان میں سب سے سستا اناج خراب قسم کا باجرا فی بُشل ۱۵ ڈوالر کے حساب سے بک رہا ہے گیہوں فی بُشل ۲۰ ڈوالر کے حساب سے بک رہا ہے۔ اور مضبوط مزدور کی مزدوری جو کہ ریلیف پر کام کر رہا ہے۔ اُس کی ایک دن کی تنخواہ تمہارے پانچ سینٹ کے برابر ہے۔ یقیناً ایک طرف کال اور دوسری طرف بہتات۔ خا

اُن سے اور ہم سے بول رہا ہے۔ جبکہ تیری عدالت سرزمین پر ہیں اہل دُنیا راستی سیکھینگی۔ اب کاشکہ ہندوستان خدا کی آواز سنے۔ اور خدا مجھ سے بھی کہہ رہا ہے جسکو اُس نے بہتات سے دیا ہے۔ کیا وہ کوشش نہیں کر رہا ہے کہ ہمارے دل ہمارے بھائیوں کی طرف کھنچیں۔ خدا کوشش کر رہا ہے کہ ہمکو عشرت و لالچ و خود غرضی سے بچاوے۔ اگر ہم اپنی بہتات ان کال زدوں کے واسطے نکالیں۔ خدا ہمارے دلوں کو اپنی برکت سے بھر دیگا کیا خدا نہیں کہتا ہے کہ "تو بھوکے کو کھلا اور پیاسے کو پانی پلا اور جب ننگے کو دیکھے اُسکو کپڑا پہنا۔ اور اپنے بھائی سے اپنا منہہ نہ چھپا"۔ اگر ہم صرف اُن حالتوں کو دیکھیں جو کہ ہمارے مشنری ان ایام میں دیکھ رہے ہیں۔ یقیناً ہمارے دل پگھل جاوینگے۔ ہمارے مشنری کیا دیکھ رہے ہیں؟ تمام گانوں سنسان ہو رہے ہیں۔ گانوں میں یہ غریب لوگ عجب ضد کے ساتھ جیسا کہ اہل ایشیا کا دستور ہے۔ اُمید کے خلاف اُمید کر رہے ہیں کہ انکی مدد کی جاویگی۔ چونکہ غذا کم ہو گئی ہے۔ وہ دو دن میں صرف ایکبار کھانا کھاوینگے۔ اور تب دو دن میں ایک بار کھانا کھاوینگے۔ اور پھر تین دن میں ایکبار کھانا کھاوینگے۔ اور تب اس کے بعد بھوکے مر جاوینگے۔ کال و بخار کے سبب سے کمزور تاہم گورنمنٹ کے ریلیف کاموں کو کرینگے۔ بیس میل یا سو میل کے فاصلہ پر بھی اگر جانا ہو جاوینگے۔ لیکن افسوس کتنی صورتیں ہیں کہ وے راستے ہی میں مر جاوینگے۔ دُبلاپن عجب طرح کا ہے جو کہ قریباً قیاس کرنے سے باہر ہے۔ ہندوستان کے ایک اچھے عمر رسیدہ آدمی کا وزن ۵۰ پونڈ یا ۲۵ سیر ہوتا ہے اور ۱۰ برس کے لڑکونکا وزن دس پونڈ یا ۵ سیر ہوتا ہے۔ بچے بھوک کے مارے چلا رہے ہیں۔ لیکن اُنکی آنکھوں میں آنسو نہیں ہیں اُنکی آنکھوں کا چشمہ خشک ہو گیا ہے۔ اگر تم اُن گلیوں سے گذرو تو تم ان بھوکے بچوں کے نالوں کو سنوگے جو چلا رہے ہیں "ہائے! میں بھوکا ہوں۔ میں بھوکا ہوں! اوماں۔ ماں"۔ ان شہروں اور قصبوں میں جہاں یہ کال شدہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔ ان کے چلانے کی آوازوں سے لیکر آدھی رات تک برابر سنائی دیتی ہے۔ جو باقی رہ گئے ہیں وے اپنے کمزور اور تھرتھراتے ہوئے ہاتھ پھیلا دیتے ہیں۔ اور آہیں بھر بھر کر یوں منت کرتے اور پوچھتے ہیں۔ کیا ہمارے واسطے کوئی مدد کیلئے نہیں ہے؟ ماں و باپ نے اپنے بچوں کو روٹی کیواسطے بیچنا شروع کر دیا ہے۔ ہندوستان میں بچے بتیس سنٹ کیواسطے بک گئے ہیں۔ ہاں بعض جگہ پندرہ سنٹ کیواسطے۔ یہ اس سبب سے نہیں ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے ہیں میں ہندوستانی لوگوں کو بخوبی جانتی ہوں۔ وے ماں باپ اپنے بچوں کو اسطرح پیار کرتے ہیں جیسا ہم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں وے اُنکو اپنے پاس سے جدا کرنے سے پہلے بار بار بوسہ دیتے اور چھاتی سے لگاتے ہیں وے اپنے بچوں کو اسواسطے بیچتے ہیں۔ کیونکہ وے اُنکا مرنا اپنی آنکھوں کے سامنے برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اور وے اُمید کرتے ہیں کہ اُنکے خریدار اُنکو کھانے کیواسطے دینگے۔ یہ غریب لوگ عجب مایوسی میں غرق ہیں۔

دوستو ہم لوگ نہیں جانتے کہ مایوسی کیا ہے۔ کاشکہ خدا ہمارے دلوں میں اپنی محبت ڈالے۔ تاکہ اُس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ہم یوں کہہ سکیں "اے باپ اگرچہ یہ تھوڑا ہے جو میں ان مصیبت زدوں کیواسطے کرتا ہوں لیکن تیرے فضل سے بہت ہی عمدہ و اچھا ہوگا۔ اے کاشکہ خدا اس جماعت کے سرداروں کی دُعا سُنے جو اُسکی تابعداری کرتے ہیں "خیال کرو کتنی تھوڑی نقدی ہندوستان میں جاویگی۔ ایک ڈولر سے ایک آدمی تین ماہ تک زندہ رہ سکیگا۔ ۵ ڈولرس سے ایک خاندان تین ماہ تک زندہ رہ سکیگا۔ مجھے بالکل شک نہیں ہے کہ اس مجلس میں چند ایسے ہیں جو ابھی رسید لکھ سکتے ہیں۔ ایکسو یا پانچسو ڈولرس کے واسطے اور اس طرح سے ایکسو جانیں یا پانچسو جانیں تین ماہ تک زندہ رہ سکتی ہیں۔

تھوڑا عرصہ گذرا کہ میں یہ باتیں موساچاسٹ کے یتیم خانے میں کہہ رہی تھی۔ وے یتیم بچے ایکدوسرے سے کہنے لگے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں؟۔ وے سب کے سب اپنی میٹرن کے پاس گئے اور اس سے عرض کی کہ ہم تین ماہ تک سادہ کھانا کھائینگے۔ ہم کو جو میوہ وغیرہ دیا جاتا تھا یہ بند کر دیا جاوے اور وہ نقدی جو اس طرح سے بچے ہندوستانی بھوکے بچوں کیواسطے بھیج دی جاوے۔ کیا یہ اُنہوں نے بہت کیا ہے؟ کیا یہ بے دلیل ہے کہ وے اپنے میوہ وغیرہ کھانا چھوڑ دیویں اور دیگر بچے جنکے پاس کچھ نہیں ہے تھوڑا انکے پاس ہووے۔ اے کاش کہ خدا ہمیں بچوں کی طرح دل دیوے کہ ہم قربانی کیواسطے تیار اور فرمانبرداری کے واسطے خوش و خرم رہیں۔ اگر تم اور میں خوشی سے اس قسم کی قربانی کریں ہم میں سے کسی کی ایسا نہیں ہے۔ جو ہندوستان میں ایک جان نہ بچا سکے۔ بعض ایک خاندان کو بچا سکتے ہیں بعض ایک گانوں کو بچا سکتے ہیں اور بعض شاید کُل ایک شہر کو بچا سکتے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ شکاگو کے لوگ ایک جہاز ....۵ بوشل اناج سے بھرا ہندوستان کے بھوکے لوگوں کے واسطے دینگے۔ اور مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ اس مجلس میں چند ایک شخص ایسے ہیں اگر وے ۵۰۰ ڈولرس دیدیویں اُنہیں کچھ بھی تکلیف نہ ہوگی۔ اسلئے اب خدا کے نام پر ایکہزار ڈولرس دے دو۔ اور کچھ تکلیف برداشت کرو اے دوستو آج رات ہمیں حقیقی قربانی کرنی چاہئے۔ آؤ ہم بخوبی اپنے کام کو انجام دیویں شاید ہم میں سے بعضوں کی زیست کا یہ آخری سال ہو اور جب ہم خداوند یسوع مسیح کی حضوری میں کھڑے ہونگے۔ شاید وہ ہم سے کہیگا کہ "میں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانے کو دیا وغیرہ" یہ ہمارا اجر ہوگا۔

آفرین صد آفرین ان مس صاحبہ پر جو حقیقی ہمدرد ہندوستان کی ہیں۔ کون فرعون دل ہے۔ جو دل سے اُنکو دعا نہ دے اور انکا شکریہ ادا نہ کرے۔ خدا ان کی مانند چند ایک انگلستان میں بھی اُٹھا دے اور ہم خود بھی اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔ جو آسودہ و خوشحال ہیں۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ کال ممالک متوسط میں ہے پھر ممالک مغربی و شمالی میں۔ پھر پنجاب بنگال وغیرہ میں۔ کلکتہ کے لاٹ بشپ صاحب میں بنچیل صاحب نے مقرر کیا ہے کہ ہر ماہ کے اول سبت میں چندہ

گرجا میں کیا جاوے۔ اور یہہ چندہ کال زدوں کی مدد کیواسطے بھیجا جاتا ہو۔ اور ایجوکیشنل فیمن ریلیف فنڈ کہلاتا ہو۔ چندہ ہونے سے پہلے ایک سبت کو نوٹس دیا جاتا ہو۔ تاکہ طلبا رتیار ہوجاویں اور توفیق بھر اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مدد کیواسطے کچھہ دیویں چنانچہ ان مین شپس کالج پرنسپل سے ۱۶۲ روپیہ چندہ بھیجا گیا۔ اور ہر ایک طالبعلم نے اپنے پُرانے پُرانے کپڑے اِن کال زدوں کے پاس بھیجے ہیں۔ اور جب تک یہہ کالج قایم ہو۔ اِس طرح چندہ ہمیشہ ہوتا رہیگا۔ اور جب خدا کے فضل سے یہہ کال دور ہوجاویگا۔ تو بھی یہہ چندہ ہوتا رہیگا۔ اور یہہ روپیہ جمع رہیگا۔ تاکہ اگر پھر کبھی ایسا علاقہ ہووے تو یہہ روپئے کام آویں۔ کاشکہ پنجاب میں بھی ایساہی ہووے مسیحی سکولوں اور کالجوں میں۔ جیسا بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لدہیانہ۔ اور دیگر مسیحی طلبار جولاہور۔ امرتسر میں تعلیم پاتے ہیں۔ اِس قسم کا فنڈ اپنے اپنے پرنسپل کے ماتحت جاری کریں +

الراقم

تہورخاں نمایاں۔ از کلکتہ +

محمدی شرارت

و مسیحی دُعا کی اجابتُ

حد اضلاع عالیہ کا ڈپٹی کمشنر جیکوبس صاحب موسم سرما میں حسب معمول سالانہ دورے میں انگریزی عملداری کے کنارے پر پہنچا اور اپنا خیمہ مسکن فوج اور چاندماری کی جگہہ کے قریب گاڑا وہاں سے وہ خطرناک پہاڑیاں بھی قریب تھیں جن میں ایسے لوگ بستے ہیں جن سے جان و مال دونوں ہی بچانا مشکل ہو۔ جیکوبس صاحب نے اپنے چند احباب کو ایک لشکر سے چند روز دل بہلانے کے لئے بُلالیا جس روز وُہ آگے جاتا تھا اُس کے ایکدوست نے اُس کو کچھہ اوداس دیکھکر پوچھا کہ آپ کیوں افسردہ نظر آتے ہیں۔ صاحب بہادر نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم سب سُنکر ہنسوگے وہ بات یہہ ہو کہ آج رات میں نے خواب یہہ دیکھا ہو کہ میری پیاری ماں جسے میں نے سات برس سے نہیں دیکھا ہو میرے خیمہ میں آئی اور گھٹنے ٹیک کر میرے لئے اس قدر رو رو کر دعا مانگتی ہو کہ آنسو اس کے رخساروں سے ٹپکتے ہیں۔ اُس کی دُعا کے یہہ الفاظ مجھے یاد ہیں کہ "اے خدا تو اپنے فرشتے اُس کے اوپر نگہبان مقرر کر" یہہ بات میرے کانوں میں گونج رہی ہو گو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بڑا خطرہ میرے سامنے ہو مگر مجھے یقین ہو کہ میں بچ جاؤنگا۔ میں نے اپنے آپ کو خدا کے ہاتھہ میں سونپ دیا ہو اب میں اپنے معمولی کام پر جاتا ہوں اور سب کچھ دست بلا کے قبضہ میں چھوڑتا ہوں + احباب چلے گئے اور صاحب بہادر نے باقی مقدمات فیصل کرنا شروع کیا جب کام ختم ہوگیا خیمہ اوکھاڑا گیا اور دوسرے گاؤں کو کوچ کیا چند ہندوستانی پولیس کے جوان سوار ساتھ تھے۔ جب ایک میدان میں پہنچے جو آدھے رستہ پر تھا اور پہاڑیوں سے آدھے میل فاصلہ پر واقع ہو ایک چٹان تیس فیٹ اونچا نظر آیا۔ جب اُس کے قریب پہنچا ایک روشنی آگ کے شعلہ کی اُس چٹان کے پیچھے سے چمکی اور جیکوبس صاحب کا گھوڑا بھڑکا اور چکر دینے لگا۔ حتی کہ زین کا تسمہ ٹوٹ گیا اور صاحب بہادر اگرچہ عمدہ سوار تھا مگر گر پڑا اور چونکہ بھاری آدمی تھا وہ بے کروٹ گر کر سخت چوٹ کھائی۔ جب اٹھکر پھر سوار ہونا چاہا تو وہ ہڈی ٹوٹی ہوئی پائی جو گردن اور مونڈھے پر بازو کو ملاتی ہو۔ ہاتھہ بالکل بے زور تھا مگر ساتھیوں نے زین پر بٹھا دیا اور وہ لشکر میں ڈاکٹر کے پاس علاج کو آیا۔ اُسی عرصہ میں چند پولیس کے جوانوں نے جو اپنا گھوڑا اُس چٹان کی طرف دوڑایا کہ روشنی کا سبب دریافت کریں تو تین شخصوں کو سوار ہوکر پہاڑیوں پر جلدی جلدی بھاگتے ہوئے پایا اور اُن کا پیچھا کرنا اُس وقت جو کچھ حفاظت سے خالی نہ تھا واپس آگئے۔ جب صاحب بہادر نے یہہ حال سُنا۔ تو کہا کہ مجھے یقین ہو کہ میری ماں کی دعا کی وجہہ میری جان بچی ہو خطرہ ہنوز تمام نہوا۔ تین دن کے بعد جب جیکوبس صاحب اپنے کام پر بحیثیت حاضر ہوا۔ اور خیمہ میں چند گھنٹے مقدمات کرتا رہا تو تھوڑی دیر آرام کے لئے اپنے خاص خیمہ میں چلاگیا۔ اور آرام چوکی پر بیٹھا تو درد کی تکلیف میں اور کچھ ایک عجیب پیچ در پیچ مقدمہ کی فکر میں جو پٹھانوں نے کسی حد زمین کی تکرار کی نسبت پیش کیا تھا دونوں فریق ایسے گواہ لائے تھے کہ حق کا دریافت کرنا اور واقعی کسی زمین کا متنازعہ ہونا مشکل معلوم ہوسکتا تھا بیٹھا اور اُس زمین کی اصلیت جانچنے کے لیے اپنے ایک ماتحت سے تحقیقات پر جانے کو کہا۔

صاحب بہادر نے اجلاس پر مقدمہ سُنتے وقت مدعی و مدعاعلیہ اور اُن کے گواہوں کی کیفیت عجیبہ یہہ دیکھی تھی کہ وہ سب چنچل خیمہ کی ستنوں کو ملاحظہ کرتے تھے اور مقدمۂ خاص کیطرف ذرا توجہہ کم تھی۔ ایک پٹھان جو سب میں زیادہ مضبوط نظر آتا تھا خوب اچھی طرح سے خیمہ کی کیفیت اور عملاؤں کی نشست گاہ کو ملاحظہ کررہا تھا +

صاحب بہادر جب خیمۂ خاص میں بیٹھے سوچ رہے تھے اور دروازے پر سنتری پہرا دیرہا تھا جو صرف جان کے بچاؤ کی ایک صورت سمجھی گئی ہو کہ صاحب نے آہٹ پائی کہ دروازے پر کچھہ ہوتا ہو تو انہوں نے آنکھہ اُٹھاکر دیکھا تو کیا دیکھتا ہو کہ ایک شخص بائیں ہاتھہ میں ایک عرضی لئے ہوئے اور دہنا ہاتھہ کپڑے میں چھپائے ہوئے انکی طرف تکتا ہوا چلا آرہا ہو۔ صاحب یہہ دیکھکر اُس سے بات کرنے کو گھبراکر اُٹھا کیونکہ اول تو اُس کے آنکی اطلاع نہدی گئی دوسرے یہہ بات کہ بائیں ہاتھہ میں عرضی لے کر آنا یہہ سب تعجب خیز امر تھے لیکن اِس خیال مشتبہ کے بموجب کہ ہندوستانی لوگ اپنے آقا کو مشکلاً تکلیف دیتے ہیں وہ آگے بڑہا۔ کچھ آگے بڑہا ہی تھا کہ اُس اجنبی شخص نے لپک کر اچانک تلوار چلائی جو اُس کے دہنے ہاتھہ میں کپڑے کے اندر چھپی تھی۔ مگر وہ وار کارگر نہ ہوئی دوسری وار کرنے ہی پر تھا کہ صاحب بہادر نے فوراً تمنچہ داغ دیا اور اُس اجنبی کے سینہ میں اُس کے گولی لگی اور وہ فوراً گرگیا اور تلوار اُس نے دوبارہ جو چلائی تو وہ تین فیٹ الگ جا گری۔ تمنچہ کی آواز سُنکر نوکران و عملاں خیمہ میں گھس پڑے اور اُس اجنبی کو پہچانا کہ یہہ مقدمہ متنازعۂ مذکورہ کا فریق تھا۔ دوسرے اُس کے ساتھی پٹھان صاحب بہادر کے اصطبل کے پاس



گھیرے تھے جب انہوں نے تیغہ کی آواز سُنی تو فوراً صاحب کے گھوڑے لیا
ہے آگے پیچھے کے رسے کاٹ ننگی پیٹھ پر سوار ہو ہو کر پہاڑیوں کی
طرف بھاگ چلے۔ پولیس کے سوار جو صاحب کے ہمراہ تھے اُنہوں
نے یہ حال گھوڑوں کا دیکھ کر فوراً اپنے گھوڑے اُن کی طرف دوڑائے
اور سبھوں کو گرفتار کر کے صاحب بہادر کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔
جب اُن سے اس حملہ کا سبب دریافت کیا گیا تو حضرت امتان
محمد شریف النفس نے اپنے پیشوائے نامدار کا سکھلایا ہوا ایمان
پیش کیا کہ ہم نے یہ اُمید کی تھی کہ ایک کافر مشرک یعنے غیر محمدی
کے مار ڈالنے سے ہم سیدھے بہشت میں جائینگے اسی کی فکر میں
یہ چھوٹا مقدس ارادہ ہی کا بنایا اور تین دن پہلے اُس چٹان کی آڑ میں
ڈپٹی کمشنر کے مار ڈالنے کی گھات میں بیٹھے مگر یہ ہماری تقدیر ہو کا گیا
ہوئے۔ اگر فتح پاتے تو الحمد للہ کیا ہی خوشی تھی +

ناظرین۔ کیا محمدی خونخوار تعلیم کا یہ اثر نہیں۔ دم میں دیکھکر
کچھ تعجب نہیں آتا۔ اور ہماری دلی خواہش ابنائے جنس کو دوزخ
سے بچانے کی نہیں ہوتی۔ کیا ہمارا انسانی خون اپنے جاہل مغلوب
الہوس جادو مارے ہوئے بھائی کے بچانے پر جوش نہیں (؟)۔
ہماری ہمت و محبت کا تقاضا ہمیں دن رات اسی کام میں مشغول
نہیں کرتا۔ تاکہ ہم وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ اُن غیر محمدوں
کو جہاں پاؤ مار ڈالو (ج ۲۔ البقر ع ۲۴۔ ج ۵۔ النساء رکوع ۱۰)
کی تعلیم شیطانی کو خداوند مسیح کی اس تعلیم اپنے دشمنوں کو بھی پیار
کرو سے باطل کریں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہندوستانی مسیحی
ایسے بہت تھوڑے ہیں جو اس کام کو بخوبی انجام دینے کی لیاقت
رکھتے ہیں دن رات دشمنان خدا کی نسل مروم دنیا میں ہیچ گھکر کیلی
صاحب جاہ و ثروت ہونے کے خیال میں مستغرق ہیں اور بڈھے
جوان سب دل و جان سے پہلے صلح و سلامتی کی سلطنت پھیلانے کی
کوشش نہیں کرتے +

کیا ہمارے لیڈر محمدی جھوٹی تعلیم کا اثر محمدیوں میں دیکھ کر خداوند
کی بھی موعودہ بخششوں کا کچھ نقشہ نہیں بندھتا۔ افسوس۔ اگر ایسا
نہیں ہوتا تو ہم کو جان لینا چاہئے کہ ہم خود فریب میں ہیں۔ ابا کری

دعا ہے کہ قدوس قادر مطلق حضرت محمدی کو جلد دُنیا سے نیست کرے
اور اپنی صلح و سلامتی کا راج ہر دل میں پھیلا دے + آمین

ایمان اور اعمال کا آپس میں رشتہ

جو رشتہ جڑ کا درخت کے ساتھ ہے۔ وہی ایمان کا اعمال کے
ساتھ ہے۔ درخت کی جڑ زمین کے اندر اور آدمی کی نظر سے پوشیدہ
ہوتی ہے جتنی کہ زیادہ زمین نرم ہو۔ اُتنی ہی زیادہ جڑ اُس میں پھیلتی
اور مضبوط ہوتی ہے۔ اگر اُس جڑ کو زمین سے باہر نکال کر دکھلایا جاوے
تو جڑ سوکھ جاویگی۔ اور درخت مرجائیگا۔ یہی حال ہے ایمان کا۔
کہ وہ دیکھنے کی چیز نہیں۔ وہ ایک عاجز فروتن دل کے اندر جگہہ
پکڑنے والی چیز ہے۔ اگر کوئی فخر و ریاکاری سے اُسے لوگوں کو دکھلاوے
تو وہ ایمان گویا سوکھی جڑ کی مانند ہے۔ اور بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔
زندہ جڑ کا ثبوت درخت کا زمین کے اوپر اُگنا ہے۔ یونہی زندہ ایمان
کا ثبوت نیک اعمال ہیں۔ جیسے کہ تصویر کا درخت بغیر جڑ کے مُردہ
ہے۔ ویسے ہی اعمال بھی بغیر ایمان کے مُردہ ہیں +

ب صالح

واقعات اور رائیں

جلسہ ڈائمنڈ جوبلی

۲۳ ماہ حال کو بمبئی ہائی سکول میں ملکہ وکٹوریا کی ساٹھ سالہ تخت
نشینی کی خوشی میں چرچ آف انگلینڈ کی کلیسیا کے لوگوں کی طرف سے
ایک جلسہ ہوا جس میں پادری صاحبان اور مشنری لیڈیاں
اور سکول کے لڑکے لڑکیاں موجود تھیں سب تخمیناً پانسو کے جمع
تھے جیکسن صاحب پرنسپل اور مس جیکسن نے اسکول کے کمروں کی
آرائش میں بڑی عرق ریزی سے سب سامان مہیا کیا۔ جلسہ کے منتظم
پادری ڈیوڈ لوکس صاحب نے لوگوں کے فراہم کرنے اور ڈھول بلی
اور گانے بجانے کا بہت اچھا انتظام کیا چائے بسکٹ اور کئی قسم کی
کیک اور روانگی کے وقت آئیس کریم سے لوگوں کی تواضع کی گئی
ہندوستانی اور مرہٹی زبان میں کئی قسم کے باجوں مثلاً طبلہ و ستار
اور دلربا وہارمونیم کے ساتھ ملکہ کی مبارکبادی اور خدا کی شکرگذاری
کے گیت گائے گئے۔ پھر چیرمین پادری ٹیلر صاحب نے دعا کی۔ اور
اس جشن کے اغراض پر ایک ایڈریس دیا۔ بعد میں مسٹر باپو راؤ اٹھاولے
بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے ملکہ کے عہد سلطنت میں مسیحی مذہب
کی ترقی پر اسپیچ دی۔ بعد ازاں بندہ نے ملکہ وکٹوریہ کی حالات زندگی
اور ہندوستان کی اصلاح پر کچھ بیان کیا۔ پھر مسٹر آنند راؤ گولی نے
ملکہ کی مہربانیوں کا بیان کیا۔ پھر پادری بل صاحب سکرٹری۔
سی۔ ایم۔ ایس بمبئی نے انگریزی میں بڑا دلچسپ مضمون بیان کیا۔
پھر پادری ڈیوڈ لوکس صاحب نے جیکسن صاحب اور مس جیکسن
کی اس مہربانی کا کہ اُنہوں نے اپنے اسکول میں جگہہ دی اور اس
عرق ریزی کا جو اُنہوں نے اسکول کی آرائش میں کی تھی شکریہ ادا کیا۔
اور جلسہ دعا کے ساتھ برخاست کیا گیا اور حاضرین جلسہ نے ملکہ معظمہ
کے لئے تین مرتبہ خوشی کے نعرے بلند کر کے جشن کو ختم کیا +

راقم

جے۔ بی۔ ایل از بمبئی

ڈائمنڈ جوبلی ہوپ ٹاؤن مشن سکول پسرور

۲۲ تاریخ کو ہوپ ٹاؤن مشن سکول پسرور میں ایک بڑے دھوم دھام
کا جلسہ ہوا تمام شہر کے بڑے بڑے رئیس اس جلسہ میں شریک تھے
ہمارے منیجر صاحب ڈی ایس لائل نے پُر اثر لکچر دیا اور لالہ ملا رام وکیل
نے اُس کی تائید کی اور بعد ازاں لالہ گنڈا شاہ پریزیڈنٹ کمیٹی نے ایک
مختصر تقریر ساٹھ سالہ حکومت ملکہ معظمہ کی بابت کی۔ اِس کے بعد اُن بچوں
لڑکوں نے ایک ایک کر کے نظم انگریزی و اُردو میں پڑھی جو کہ ہمارے
لائق و منتظم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اُن کو یاد کرنے کے واسطے دی تھیں
اور جن کے پڑھنے سے مرحبا مرحبا سے ہر اسرا ہونے لگا اور آسمان پر چلتے

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

آگرہ جولائی یکم - موضع کوکھا میں جو آگرہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے دوہرا قتل ہوا ہے - مقتول ایک شاہ اور اُس کی بیوی ہے قتل ڈاکا مارنے والوں کے ایک گروہ نے کیا ہے جو ابتک پکڑے نہیں گئے +

پونا یکم جولائی - مسٹر رینڈ کے قاتلوں کا پتہ کہتے ہیں کہ پولیس نے لگالیا ہے - جو کانسٹبل پولس کا زخمی کیا گیا تھا اب وہ اس قدر راضی ہو گیا ہے کہ کچھ بولنے لگا ہے مگر ابتک اُس نے اپنے زخمی ہونے کا حال نہیں بتایا ہے +

لنڈن یکم جولائی - ایک تنو ننانوے صاحبان بشپ برٹش - کولونیل اور انڈین کل لیمبتھ پیلیس میں کانفرنس کے لئے فراہم ہوئے تھے +

لنڈن جولائی ۲ - ہوس آف کامنس میں لارڈ جارج ہملٹن نے سر ولیم ویڈربرن کے جواب میں کہا کہ میں نے پونا کے ہندو اور مسلمانوں کی جانب سے کوئی میموریل انتظام وبا کے تعلق نہیں دیکھا تھا اور میں کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا جب تک کہ لارڈ سنڈھرسٹ سے جواب نہ آئے مگر مجھے اطمینان ہو کہ حکام کا عملدرآمد جو ابتک کامیاب رہا ہو وہیں تک روا رکھا گیا ہو جہانتک ضروری تھا اور وہاں کے لوگوں کے مذہب اور دستورات کا بڑا خیال رکھا گیا ہے -

لنڈن جولائی ۳ - ترکی - (روم) کی کل وزارت نے اتفاق رائے سے تجویز کیا ہو کہ تھسلی پر ٹرکی روم کا حق ثابت رکھنا چاہئے +

لنڈن جولائی ۴ - باب عالی کے متواتر دیر کرنے کے باعث کل غیر ممالک کے سفیروں نے ایک مجموعی خط روانہ کیا ہو جس میں اصرار کیا گیا ہو کہ ترکی یونان کی سرحد کے سوال کا جلد فیصلہ کرے +

لنڈن جولائی ۳ - ملکہ کی جانب سے پرنس آف ویلس نے آج شام کو ہندوستان کے افسروں اور شہزادگان کو اور کولونیل سپاہ کو جوبلی کے تمغہ بکنگھم پیلس میں پرنس آف ویلیز ڈیوک اور ڈچز آف کناٹ - کولونیل پریمیر - لارڈ وولسلی اور لارڈ رابرٹس کی حاضری میں عطا فرمائے +

پونا جولائی ۳ - آج رات کے ایک بجے مسٹر رینڈ کی حالت بدتر ہوئی - تین بجے صبح کو اُن کی طبیعت بالکل گر گئی - اٹھارہ منٹ کے اندر اندر وہ گذر گئے - گیارہ بجے تک اُن کی موت کی خبر مشتہر نہیں ہوئی +

لنڈن جولائی ۳ کہتے ہیں کہ ایم ڈبلیو ہیوز نے انگریزی سفیر مقیمہ ایتھنز پر ظاہر کر دیا ہو کہ یونان اپنے مالی معاملات انٹرنیشنل اختیار کے سپرد کرنا ہرگز منظور نہ کریگا +

دتاخیل جولائی ۵ - جنرل اجرٹن آج یہاں پہنچ گیا ہو اور ایڈورڈس آباد سے کرنل فوج کے کمان پر ہو اُس وقت تک کہ دوسری برگیڈ کی ایک جائی عمل میں نہ آوے - ملٹری حکام کو ایک دقت پیش ہو کیونکہ جنگ گاہ ریل کی لین سے ۱۵ روز کے سفر پر واقع ہو اور کوئی رسد سوائے ایڈورڈ آباد کے اور جگہ سے نہیں پہنچ سکتی +

مقام ویا کے کیمپ پر کل رات جہاں جنرل ایجرٹن ٹھہرے ہوئے تھے کچھ گولیاں چلائی گئیں مگر ان سے اور کچھ بھی نہ ہوا سوائے اس کے کہ اول سکھ فوج کے دستہ کے تمبوؤں میں چھید ہو گئے +

قسطنطنیہ جولائی ۴ - ٹرکی وزارت نے طاقتہائے یورپ کے مجموعی خط کو جو یونان کے سرحد کے سوال کی نسبت ہو منظور کرنے سے انکار کیا ہو - نفی میں جواب دیئے جانے سے سمجھا جاتا ہو کہ عہد و پیمان اصل میں توڑے گئے ہیں - سفیر اس بات پر غور کر رہے ہیں - وزیر اعظم نے سلطان روم پر ظاہر کر دیا ہو کہ میں کبھی اُس اقرار نامہ پر دستخط نہ کرونگا جو سفیروں کی جانب سے تجویز کیا گیا ہو +

لنڈن جولائی ۶ - اخبار سٹینڈرڈ ایک تار کی ایتھنز کی رو سے بیان کرتا ہو کہ ۲۰۰ ترکوں اور البینیوں نے تھسلی کے گاؤں کالاپاکانا مے پر چڑھائی کی +

اکثر باشندے پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے ہیں اور بعضے یا تو قتل کئے گئے ہیں یا قید کئے گئے ہیں +

لنڈن جولائی ۷ - لارڈ سالسبری نے ہوس آف لارڈس میں بیان کیا کہ قسطنطنیہ میں توقف یونان کی نسبت بحث ٹرکی روم کے باعث ہو رہا ہو +

ٹرکی اپنی معمولی غور و فکر کو طول دے رہی ہو جس سے بہت نقصان ہو رہا ہو اور جس میں ممکن ہو کہ کچھ خطرہ بھی لاحق ہو +

لارڈ موصوف نے یہ بھی کہا کہ جلد اور اطمینان بخش فیصلہ کی اُمید اسی قدر زیادہ ہوگی جس قدر یہ موقعہ جلد اس کے موقعہ کا سامنا کیا جاوے - وہ موقعہ جبکہ روس کی فوج قسطنطنیہ کے دروازوں پر موجود تھی +

کلکتہ جولائی ۷ - کل فسادیوں میں کوئی مل جل نہیں ہوئی مگر ایک طرح کی بے آرامی جو تمام فرقوں میں پھیلی ہوئی تھی ابتک کم نہیں ہوئی ہو - صبح کو پولس کو اطلاع ملی کہ چند مسلمان شہر سے کلکتہ کو آ رہے ہیں - پھر خبر ملی کہ کلکتہ کے متصل کے مزدور نوکروں نے کام چھوڑ دیا ہو اور کلکتہ میں آ رہے ہیں +

پولس کا خیال ہو کہ جمعہ کے روز تک امن قائم ہو جاویگا جس دن مسلمان مقام تلدہ کی طرف نماز کے لئے جاوینگے - اگر اس قسم کی کوئی وسیع مل جل ہوئی تو اس کے نتیجے بڑے خوفناک ہونگے +

کہتے ہیں کہ ۸۰ فسادی جو گرفتار کئے گئے ہیں اُن کا مقدمہ ایک خاص یورپین مجسٹریٹ کریگا - غالباً علی پور میں

اخبار انگلشمین والئیر لئے پر ناراض ہو اس لئے کہ وہ فساد کو کم قدر کر رہے ہیں +



مضامین مفید المبتدین

سوالات بائبل

(١) مرے ہوئے کتے - گرگابیان - مارتول کلہاڑی - دگمین بتیس ہزار رقبہ - ہاتھی دانت کے پلنگ - دانت کی صفائی - خشخاش - حجام کا اُسترہ - جیسی ماں ویسی بیٹی - انجیر کا پہلا پکا ہوا پھل - ایک صاف کلاہ - بائبل میں کس جگہہ پائے جاتے ہیں +

(٢) وہ کونسا طومار تھا جو اُڑتا تھا اُس کی لمبائی اور چوڑائی بتاؤ +

(٣) سات برس تک کس کا دل بدلا ہوا رہا اور کیوں +

(٤) نسل اما لیقیوں کا اخیر شخص کون تھا اور کیا کرنے چاہتا تھا +

(٥) سلیمانی ہیکل کا بڑا انجنیر کون تھا +

(٦) مسیح کس طرح خدا کا بیٹا ہے +

(٧) ایام بادشاہ کی ماں کا نام بتاؤ +

(٨) کون شخص اس قدر رنجیدہ ہوا کہ مرنے چاہتا تھا اور کس بات سے رنجیدہ ہوا +

(٩) کن لوگوں کو کس نے بواسیر سے مارا +

(١٠) کتاب المقدس کو خدا کا کلام کس طرح ثابت کر سکتے ہو +

(١١) کس شخص نے آدمیوں کے درمیان آکے کہا کہ تم کب تک دو فکروں میں لٹکتے رہو گے +

(١٢) کس آدمی کا باپ ٹھٹھیرا تھا اور کہاں کا رہنے والا تھا +

واضح ہو کہ جو بھائی بہن ان سوالات کو صحیح صحیح بائبل سے ثابت کرینگے اُن کے پاس بطور انعام کے کچھ روانہ کیا جاویگا - واضح ہو کہ کسی کتاب کے ذریعہ سے مدد نہ لی جاوے +

جوابات مندرجہ پتہ کے ٢٥ جولائی تک آنے چاہئیں +

راقم

ڈرُو جمس - مشن ڈسپنسری کھرڑ ضلع انبالہ

سوالات مورخہ ٤ جون کے جوابات

نمبر	نام	نام کتاب	ابواب	آیات
١	نرشادر	یسعیاہ -	١	٢٥
	چھچھوندر	"	٢	٢٠
	چمگادڑ	احبار	١١	١٩
	پسو	١سموئیل	٢٦	٢٠
	تیتر	"	٢٦	٢٠
	گیہوں	حزقی ایل	٤	٩
	جو	"	٤	٩
	باقلا	"	٤	٩
	مسور	"	٤	٩
	چینا	"	٤	٩
	باجرا	"	٤	٩
	بھاوج	پیدایش	٣٨	٨

٢ - س - یہہ بات کس جگہہ مذکور ہے کہ خداوند زنبوروں اور مکھیوں کو سیٹی کے ساتھ بلاویگا -

٢ - ج دیکھو - یسعیاہ ٧ باب ١٨ آیت +

٣ - س کون شخص چالیس برس تک بنی اسرائیل کا قاضی رہا +

٣ - ج دیکھو ١سموئیل ٤ باب ١٨ آیت (عیلی)

٤ - س - ابی فصل اور بادوٹ کس چیز کی تھی کہ گویا ہتیہ پیسے میں

٤ - ج ذبح جد کی سی دہانداروں کی تھی (حزقی ایل ١باب ٧ آیت

٥ - س - کس آدمی نے خواب دیکھا کہ ایک درخت زمین کے بیچوں بیچ جو نہائت بلند ہے +

٥ - ج - بنوکد نضر بادشاہ نے - دیکھو دانی ایل ٤ باب ١٠ آیت +

٦ - س - بائبل سے ثابت کرو کہ بائبل کے دونو عہد نامے الہامی ہیں +

٦ - ج - دیکھو - ملاکی ٤ باب آیت اور یسعیاہ ٣٤ باب ٨ ٢ آیت - اور یسعیاہ ٣٠ باب ٨ آیت اور مکاشفات ١ باب ١٩ آیت اور ٢ پطرس ١ باب ٢٠ و ٢١ آیت اور عبرانیوں ١ باب ١ آیت - وغیرہ

٧ - س - کس شخص نے ٥ بادشاہوں کو مار کر درختوں پر لٹکادیا اور اُن کے نام کیا تھے +

٧ - ج - یشوع نے اور اُن کے نام - شاہ یروشلم - شاہ حبرون شاہ یرموت - شاہ لکیس - اور شاہ عجلون - اور وہ اتارے گئے (یشوع ١٠ باب ٢٣ آیت)

٨ - س - یہہ بات کس جگہہ ہے کہ آدھا پہاڑ اُتر کی طرف سرک جائیگا اور آدھا اُس کے دکھن کی طرف +

٨ - ج - دیکھو ذکریاہ ١٤ باب ٤ آیت +

٩ - س - وہ کون شخص تھا جو بہت بالوں والا آدمی تھا اور اُس کی کمر چمڑے کے تسمہ سے کسی ہوئی تھی +

٩ - ج - وہ شخص تسبی ایلیاہ تھا (٢ سلاطین ١ باب ٨ آیت)

١٠ - س - کن لوگوں نے ١٠ ہزار آدمیوں کو جیتے جی اسیر کیا اور انہیں ایک چٹانی چوٹی پر لے جا کے وہاں سے پھینکدیا ایسا کہ وے سب کے سب چکنا چور ہو گئے +

١٠ - ج - بنی یہوداہ نے دس ہزار آدمیوں کو ایسا کیا (٢ تواریخ ٢٥ : ١٢ آیت)

١١ - س - کس شخص نے ٣٠٠ آدمیوں پر بھالا چلایا اور انہیں مار ڈالا +

١١ - ج - ابی شے نے (٢ سموئیل ٢٣ باب ١٨ آیت)

١٢ - س - کون شخص عورت کے خوف سے خدا کا انکار کر بیٹھا اور کیا باعث تھا +

١٢ - ج - ایلیاہ ایزبل کے خوف سے خدا کا انکار کر بیٹھا باعث یہہ تھا کہ وہ ڈرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے بھی اُن میں سے ایک کرے +

واضح ہو کہ میرے پاس ١٥ جگہہ سے جوابات آئے جن میں سے فقط ایک کے میری مرضی کے موافق نکلے یعنی ایک لڑکا اور ڈرا کے اور سو اُس کے پاس انعام روانہ کیا گیا - لازم ہے کہ وہ اڈیٹر صاحب کے پاس لکھدے کہ میرے پاس انعام آگیا - اور وہ لڑکا سیالکوٹ سے ہے +

الراقم ربھو دن سلسٹ مشن کھرڑ ضلع انبالہ +

کلکتہ کا فساد

جمعہ کی رات کو مسلمانوں میں فساد کچھ وقت تک جاری رہا اور ۳۰ جون کی صبح کو پھر شروع ہوا۔ شام کو کئی انگریز وہاں دیکھنے کی غرض سے گئے تھے اُن کو فسادیوں نے خوب پتھر مارے۔ رجمنٹ کے دو افسر جو بائی سکل پر وہاں گئے تھے بڑی مشکل سے بچے۔ ایک سخت مجروح کیا گیا۔ بدھ کی رات کو تمام وقت فوج سڑکوں پر گردش کرتی رہی۔ اور کئی مرتبہ لوگوں سے تکرار رہا۔ ٹھیک خبر ملنا مشکل ہے کیونکہ فساد کی جگہ کسی کو جانے کا حکم نہیں ہے اور نہ ہی پولیس خبر دیتی ہے۔ کل رات کو افواہ پھیلی کہ اُس ہندو مالک مکان نے وہ زمین متنازعہ مسلمانوں کو دیدی ہے اور کہ مسلمانوں نے اُس کو لے لیا ہے مگر ۲ جولائی کو خبر ملی کہ وہ زمین متنازعہ مسلمانوں کے ہاتھ نہیں آئی ہے گمان غالب ہے کہ آج پھر فساد ہو۔ مسلمانوں کا ایک گروہ ہگلو سے آتا تھا اس غرض سے کہ فسادیوں کو مدد پہنچاوے۔ مگر وہ رستہ میں پولس سے روکا گیا اور تتر بتر کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ متمول مسلمانوں نے زمین متنازعہ کو مول لینا چاہا ہے مگر انگریزوں میں یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کو یہہ منظور نہ کرنا چاہیے کیونکہ عوام میں یہہ مشہور ہو جائیگا کہ گورنمنٹ ڈر گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس فساد میں بہت جانوں کا نقصان ہوا ہے۔ بعض جگہہ بیان کیا جاتا ہے کہ ۴۰۰ یا ۷۰۰ آدمی قتل ہوئے ہیں۔ کلکتہ کے شہر اور گرد و نواح میں اس فساد کے سبب سخت تشویش پھیل رہی ہے اگرچہ آج اور کل میں کوئی سخت واردات نہیں ہوئی ہے۔

جولائی ۵ کی صبح کو افواہ تھی کہ سنکشونڈ اور شام پوکر کے درمیان فساد ہو۔ لوگ تو جمع ہوئے تھے پر پولس نے اُن کو پراگندہ کر دیا۔ اب بھی عام خیال ہے کہ فساد زور سے از سر نو بھڑکیگا۔ ۵۰۰ والنٹیرز کو ہتھیار بند کیا گیا ہے اور ۱۲۰ رنگروٹ بھرتی کئے گئے ہیں +

(سول ملٹری گزٹ)

اطلاع

ناظرین کو مژدہ ہو کہ کتاب اثمار شیریں بزبان پشتو تیار ہو کر فروخت کیلئے موجود ہے باوجود حجم کلان کے قیمت فقط ۸ر رکھی گئی ہے محصولڈاک ۲ر۔ یہہ کتاب بزبان فارسی بھی زیر طبع ہے اور عنقریب تیار ہونے والی ہے۔ منار الحق کا اردو ترجمہ بھی دو جو اثمار شیریں کے ضمیمہ کے طور پر اُسی مصنف نے لکھی ہے چھپکر تیار ہے قیمت کاغذ سفید ۳ر حنائی ۲ر محصولڈاک ۱ر

المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

فہرست نادہندگان لُہ

ہم کو اس بات کو ظاہر کرتے افسوس معلوم دیتا ہے۔ کہ بعض صاحبان اخبار کی خریداری تو اختیار کرتے ہیں مگر قیمت ادا کرنا نہیں جانتے۔ بعض ایسے صاحبان کو ۱۸۹۰ء کے شروع میں جب اُن سے قیمت وصول نہ پائی اور اخبار بند کرنا چاہا ہم نے اطلاع دیدی تھی کہ اگر آپ قیمت ادا کرینگے تو ہم بمجبوری آپ کا نام نادہندگان کی فہرست میں درج کر دینگے۔ اور باوجود اس کے ہم نے کمر رسہ کرر اُن کو بذریعہ پوسٹ کارڈ یاد دہانی کی پر کوئی جواب نہ ملا۔ اب اگرچہ ہماری دلی خواہش تو نہیں تھی مگر ہمکو مجبوراً اپنا وعدہ پورا کرنا پڑتا ہے لہذا ذیل میں ہم اُن کی فہرست چھاپنا شروع کرتے ہیں + (ایڈیٹر)

(۱) مسٹر متھیو ڈور جی رام۔ مشن احاطہ رائپور سی۔ پی فدمہ
(۲) بابو عبد الصمد پریچر۔ کوٹ اوبیاں۔ تحصیل عیہ ضلع سیالکوٹ
(۳) بابو جریاہ پا کیتھی کسٹ چرچ مشن فاربس گنج ضلع پورنیہ
(۴) بابو یونس ڈینیل چرچی پور۔ پوسٹ آفس رامبائے ۔ ۔ ۔
(۵) مسٹر آر سی سنگھ نائب تحصیلدار سیالکوٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(۶) گوہر علی۔ قنوج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(۷) بابو چنداولو کے قلعہ صوبا سنگھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(۸) مسٹر کے۔ این۔ دت۔ وہیٹ مل برار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(۹) نرسنگہ۔ بوڈپوری گوالیار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(۱۰) منشی ارشاد۔ ہمرلہ۔ ضلع جھانسی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(۱۱) پنڈت لچھمن داس۔ انبالہ چھاؤنی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(۱۲) مسٹر ایچ چارلس۔ نولکھا مشن لاہور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ضرورت

ایک ایسے عیسائی ماسٹر کی ضرورت ہے۔ کہ جو سینیر انگلو ورنیکولر سارٹیفکٹ یافتہ ہو۔ سیکنڈ گریڈ سارٹیفکٹ یافتہ کو ۳۵ سے ۵۰ روپیہ تک تنخواہ دیجائیگی اور فسٹ گریڈ کو ۶۰ سے ۷۵ روپیہ ماہوار تک۔ لیکن اس میں سارٹیفکٹ کی خصوصیت اور سارٹیفکٹ حاصل کرنے کی تاریخ سے ملازمت کی طوالت کا لحاظ کیا جاویگا۔ ملازمت ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۰ء سے شروع ہوگی۔ درخواستیں بخدمت پرنسپل صاحب بہادر بیرنگ ہائی سکول بٹالہ آنی چاہییں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے

پُرانی لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی بابت سٹور کیپر این ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو +

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ۔ ۔
بغیر ضمیمہ

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا